بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# نظرات

افسوس ہے ہمارے فاضل اور دیرینہ دوست مولانا عبدالسلام صاحب قدوائی بھی کم و بیش ستر برس کی عمر میں ۲۴ راگست کو اپنے گاؤں تھیلنڈی ضلع رائے بریلی (اتر پردیش) میں راہی ملک بقا ہوگئے۔ خاتمہ اچانک ہوا، ۲۴ راگست کو آخری روزہ تھا، مرحوم سحری کے وقت پہلے خود اُٹھے، پھر گھر کے لوگوں کو اٹھایا۔ لیکن ابھی سحری کھائی نہیں تھی کہ بیت الخلا جاتے ہوئے گر پڑے، تھوڑی دیر کے بعد حالت غیر ہوگئی اور بیہوش ہوگئے، نفس کی آمد و شد میں فرق آگیا۔ اور آخر چند گھنٹوں کے بعد جان جانِ آفریں کو سپرد کردی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

---

مرحوم دارالعلوم ندوۃ العلماء کے آخری درجہ میں زیر تعلیم تھے کہ ندوہ میں ایک مشہور اور عظیم الشان اسٹرائک طلبا کی ہوئی۔ اس سلسلہ میں رئیس احمد جعفری اور دوسرے بہت سے طلباء کے ساتھ مرحوم بھی خارج کر دیئے گئے، اب وہ جامعۂ ملیہ اسلامیہ میں داخل ہوگئے، لیکن کئی برس یہاں مقیم رہنے کے باوجود تکمیل یہاں بھی نہ کر سکے۔ بہرحال تھے ذہین اور جو کچھ پڑھا تھا محنت اور شوق سے پڑھا تھا اس لئے استعداد پختہ تھی، اس بنا پر چند برس ندوہ میں مدرس رہے۔ لکھنؤ میں ادارۂ تعلیمات اسلام کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، بمبئی میں اخبار خلافت کے عملۂ ادارت سے بھی وابستہ رہے، آخرکار جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ناظم شعبۂ دینیات ہوگئے یہاں سے سبکدوش ہوکر ندوۃ العلماء میں معتمد تعلیمات ہوئے، پھر شاہ معین الدین احمد صاحب کا انتقال ہوا تو ان کی جگہ سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب کے ساتھ ماہنامۂ معارف کے شریک